23388-بڑھوتی کے سبب فائدہ دینا سود ہے

سوال

مجھے علم ہے کہ سود دینا حرام ہے، لیکن بڑھوتی کے سبب ہونے والا فائدہ دینے کا حکم کیا ہے ؟
مثلا : اگر میں نے پانچ برس کے لیے پچاس روپے بطور قرض حاصل کیے تو ان کی قیمت پانچ برس میں بدل چکی ہوگی، اس لیے میں اس مبلغ کے بدلے میں پانچ برس بعد حاصل کردہ مبلغ کے مساوی قیمت ادا کرونگا۔
میں طالب علموں کے لیے قرض حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اس کی بڑھوتی کا فائدہ دونگا تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب آپ کسی شخص یا کہیں سے بھی پچاس روپے پانچ برس کے لیے قرض حاصل کریں تو اس کی دائیگی بھی اسی کرنسی میں کرنا واجب ہوگی، جب یہ کرنسی موجود ہو اور چاہے اس کی قیمت بھی کم ہو جائے۔

سوال نمبر (12541) کے جواب میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ کرنسی کی قیمت میں کمی کے باعث قرض میں زیادہ ادا کرنا حرام ہے، اور اسے سود شمار کیا جائے گا، جمہور فقھاء کرام کا مسلک یہی ہے۔

دوم :

جو کوئی شخص بھی کسی ایک کرنسی میں قرض حاصل کرے اور اس کے علاوہ کسی اور کرنسی میں قرض کی ادائیگی پر اتفاق کیا جائے تو وہ سود میں پڑے گا، اس لیے کہ حقیقتا تو موجودہ کرنسی کسی اور کرنسی میں ادھار فروخت کی جا رہی ہے، اور یہ حرام اور سود کی ایک قسم میں شامل ہے جسے ربا النسیئۃ کہا جاتا ہے۔

لیکن قرض لینے والے لیے جائز ہے کہ وہ قرض دینے والے سے اتفاق کر لے کہ وہ ادائیگی کسی اور کرنسی میں کرے گا۔

لھذا سابقہ مثال میں یہ ہوگا کہ جب پانچ برس پورے ہو جائیں تو آپ کے ذمہ پچاس روپے ادا کرنے واجب ہیں، اور آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ قرض دینے والے سے اس پر اتفاق کر لیں کہ آپ ادائیگی کے وقت اس کے بدلے میں جتنی دوسری کرنسی مثلا ڈالر یا کوئی اور کرنسی ہوگی وہ ادا کرونگا، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ جس دن قرض کی ادائیگی ہوگی ریٹ اور بھاؤ بھی اسی دن کا ہونا ضروری ہے۔

سوم :

لیکن قرض لینا اور اس پر بڑھوتی کا فائدہ ادا کرنا صحیح نہیں بلکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ قرض میں بڑھوتی کے مقابلہ میں زیادہ ادا کرنا حرام ہے اور یہ سود میں شامل ہوتا ہے، اس لیے آپ کے لیے یہ قرض حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوراور سود کھلانے والے اوراس کے لکھنے اوراس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اورانہیں گناہ میں برابر قرار دیا ہے ۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (1598)۔

حدیث میں آکل کا معنی سود خور، اور مؤکلہ سود دینے والا ہے ۔

واللہ اعلم.